Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم:۔ چہارشنبہ

۱۳ رجب ۱۳۷۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״
فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۰/۶ | ۹ شہادت ۱۳۳۱ ہش - ۹ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۸۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۸ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو آج بخار سوتک رہا۔ ضعف بھی بہت ہے۔ نیز دانت میں تکلیف بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ربوہ ۸ اپریل۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی نہایت تشویشناک حالت کے پیش نظر کل مسجد مرکزی میں اجتماعی دعا کی گئی اور شام کو چار بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

پاکستان اور یمن کے درمیان دوستی کا معاہدہ

کراچی ۸ اپریل - پاکستان اور یمن کے درمیان دوستی کا ایک معاہدہ ہوا ہے۔ دونوں ملکوں کے سفیروں نے آج قاہرہ میں دوستی کے اس معاہدے پر دستخط کئے۔

یمن پانچواں عرب ملک ہے۔ جس کے ساتھ پاکستان نے دوستی کا معاہدہ کیا ہے اس سے قبل مصر۔ عراق سعودی عرب اور شام کیساتھ ایسے ہی معاہدے کئے جا چکے ہیں۔

عالمی بنک پاکستان کو مزید قرضہ دینے کے سوال پر غور کر رہا ہے

واشنگٹن ۸ اپریل۔ عالمی بنک پاکستان کو بعض اور قرضے دینے پر غور کر رہا ہے۔ اس امر کا انکشاف بنک کے صدر یوجین بلیک نے واشنگٹن واپس پہنچنے کے بعد کیا ہے۔ وہ پاکستان آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور مشرق بعید کے بعض دوسرے ممالک کا دورہ کرنے کے بعد واشنگٹن واپس پہنچے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ میں نے حکومت پاکستان سے بعض نئے کارخانے کھولنے کے سلسلے میں مزید قرضے دینے کے سوال پر بات چیت کی ہے۔

طیونس کے بے نے نئی کابینہ کی منظوری دینے سے انکار کر دیا

طیونس ۸ اپریل - طیونس کے بے نے صلاح الدین بکوش کی مرتب کردہ کابینہ کے متعلق شبہات کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آخری منظوری روک لی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صلاح الدین بکوش نے نئے وزراء کے جو نام پیش کئے ہیں۔ ان میں دو ایسے اشخاص بھی شامل ہیں۔ جن کی شمولیت پر انہیں اعتراض ہے۔ ادھر بکوش نے بعض سیاسی لیڈروں کو فرانسیسی اصلاحات کا جائزہ لینے والے مخلوط کمشن میں شرکت کی خود دعوت دی تھی۔ ان میں سے کئی لیڈروں نے اس کمشن میں کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ سلامتی کونسل طیونس کے مسئلہ پر جمعرات کے دن غور کرے گی۔ اس میں اسی امر کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ اس مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکی وفد طیونس کے متعلق رائے شماری میں حصہ نہیں لے گا۔

واشنگٹن ۸ اپریل۔ فولاد کی صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں نے ہڑتال کی دھمکی دی ہوئی ہے اسی لئے حکومت امریکہ اس صنعت کو سرکاری انتظام میں لے ...

ایک خاص ریت کے ذخیرے

ڈھاکہ ۸ اپریل۔ مشرقی پاکستان کے ضلع سلہٹ میں ایسی ریت کے ذخیرے ملے ہیں۔ جو شیشہ بنانے کے کام آتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان ذخیروں میں پچاس لاکھ ٹن ریت موجود ہے۔ ... لینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی حالت نہایت تشویشناک ہے

احباب خصوصیت کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۸ اپریل۔ مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

"حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت حد درجہ کمزوری اور ناطاقتی کی وجہ سے بعض اوقات بے حد نازک ہو جاتی ہے گذشتہ تیس گھنٹے سے کچھ نہیں کھایا پیا صرف Gluco - solution کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ اور وہی غذا کا کام دے رہے ہیں۔ سانس میں بے قاعدگی بدستور ہے۔ اور رک رک کر ہی آتی ہے۔ صرف عارضی طور پر کبھی کبھی خفیف سا فرق پڑتا ہے"۔ (۲ بج کر ۴۰ منٹ بعد دوپہر)

کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ کے تقرر کا خیر مقدم

کابل ۸ اپریل۔ افغانستان کے اخباروں نے پاکستانی سفیر کے طور پر کرنل اے۔ ایس۔ بی شاہ کے تقرر کا خیر مقدم کیا ہے۔ کابل حکومت کے سرکاری ترجمان انیس نے لکھا ہے۔ کرنل صاحب کے سفیر مقرر ہونے کا ایک نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کے قیام میں بہت مدد ملے گی۔ اس نے مزید لکھا ہے۔ کہ حکومت افغانستان بھی عنقریب کراچی میں اپنا سفیر مقرر کر رہی ہے۔ ایک اور اخبار "اصلاح" نے لکھا ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے یہ ایک نہایت مناسب قدم اٹھایا گیا ہے۔

امداد باہمی کی ۲۰ نئی انجمنیں

لاہور ۸ اپریل۔ پنجاب کا انجمن ہائے امداد باہمی کا محکمہ زراعت کی ۲۰ اور انجمنیں قائم کر رہا ہے۔ یہ انجمنیں نقل کے بیس نئے چکوں میں قائم کی جائیں گی۔ ان کے قائم ہونے کے بعد ایسی انجمنوں کی تعداد ۲۲۲ ہو جائیگی۔ یہ تحریک آج سے چار سال قبل جاری کی گئی تھی۔ اب تک زراعت کی ۲۰۲ انجمنیں قائم ہو چکی ہیں۔

مجلس دستور ساز کے رکن اے حمید صاحب کا انتقال

مرحوم کی یاد میں پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

کراچی ۸ اپریل۔ آج مجلس دستور ساز کا اجلاس اے۔ ایم۔ اے حمید صاحب کی یاد میں کسی قسم کی کارروائی کئے بغیر ملتوی ہو گیا۔ وہ مجلس دستور ساز کے ممبر تھے۔ آج اپنڈے سائٹس کے اپریشن کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اجلاس ملتوی ہونے سے قبل ایوان میں ایک تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔ جو وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے پیش کی۔ وزیر اعظم کے علاوہ مسٹر چٹو پادھیا۔ سردار شوکت حیات اور صدر مجلس نے مرحوم کی خدمات کو سراہتے ہوئے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

خلافت عارضی ہے یا مستقل

— از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس —

اس عنوان کے ماتحت الفضل مورخہ ۳ اپریل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں حضور نے اس خیال کی تردید فرمائی ہے کہ خلافت کے بعد ملوکیت مستبدہ کا پایا جانا لازمی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تیس سال تک خلافت رہی پھر اس کی جگہ ملوکیت آگئی بلکہ خلافت کا سلسلہ دائمی بھی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خلافت اب تک چلی آرہی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مضمون میں جو نظریہ پیش فرمایا ہے۔ اس کی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ (الوصیت)

اور اس سے قبل حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال پیش کرکے تصریح فرما دی ہے۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر کرکے فرماتے ہیں

"تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ خلافت کا سلسلہ دائمی ہے اور قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔

مجلس مشاورت کے ایام کیلئے خاص رعایت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب چھپ کر تیار ہیں۔ اور ان کے علاوہ چند اور مفید کتب بھی موجود ہیں۔ جو احباب ۹ اپریل ۱۹۵۲ء سے ۱۵ اپریل ۱۹۵۲ء تک کم ازکم ۲۵ روپے کی یکشت خرید فرمائیں گے۔ ان کو ۱۲½ روپے فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔ یہ رعایت صرف انہی ایام کے لئے ہوگی۔ امراء و پریذیڈنٹان و سیکرٹریان تعلیم و تربیت جماعتہائے احمدیہ کو کم ازکم یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے۔ جس کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نہ ہوں

۱۔ حقیقۃ الوحی کاغذ سفید اعلےٰ فی جلد -/۸/- مجلد -/۹/- روپے
۲۔ " " " درمیانہ -/۶/- -/۷/- "
۳۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ اعلےٰ -/۴/۳ مجلد -/۴/-
۴۔ " " " درمیانہ ۲/۱۲ " ۳/۸
۵۔ نزول المسیحؑ -/۸/۲ روپے مجلد ۳/۴
۶۔ تحفہ گولڑویہ -/۸/۲ " ۳/۴ "
۷۔ ازالہ اوہام -/-/۴ روپے
۸۔ فتح اسلام -/۶/- مجلد -/۱۰/-
۹۔ توضیح مرام -/۶/- " -/۱۰/-
۱۰۔ مسیح ہندوستان میں -/-/۱ روپیہ
۱۱۔ کشتی نوحؑ -/۶/- مجلد -/۹/-
۱۲۔ تجلیات الٰہیہ -/۴/- -/۷/-
۱۳۔ ایک غلطی کا ازالہ فی جلد -/۲/-
۱۴۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز -/-/۱ روپیہ
۱۵۔ سیرت خاتم النبیین حصہ سوم -/۸/۲ مجلد ۳/۴
۱۶۔ دعوۃ الامیر -/-/۳ " ۳/۱۲
۱۷۔ تبلیغی خط -/۴/- " -/۷/-
۱۸۔ دیباچہ قرآن کریم انگریزی -/-/۶ روپے
۱۹۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد اول -/-/۲۵ روپے
۲۰۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم } قیمت ۱۰ روپے
۲۱۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم } " ۱۲ روپے

(بقیہ صفحہ ۳)

بعض بنگالیوں کے خیال میں یہی جذبہ ذرا اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ وہ بنگلہ کو محض اس کی ترقی کے لئے صرف اپنے صوبہ میں اردو کے ساتھ ساتھ نہ کہ اردو کی جگہ سرکاری زبان کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس سے اردو کی ہمہ گیری میں کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ کیا انگریزی عہد میں انگریزی اور اردو ساتھ ساتھ سرکاری زبان کے طور پر نہیں چلتی رہیں۔ کیا عدالتوں کی کارروائی دونوں زبانوں میں نہیں لکھی جاتی رہی؟ اور اب تک لکھی جاتی ہے۔ کیا اس سے انگریزی یا اردو کو کوئی ضرر پہونچا؟ اگر واقعہ یہی ہے کہ نہیں پہونچا تو پھر ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اگر مشرقی بنگال میں بنگلہ کو بھی سیکنڈری سرکاری زبان مان لیا جائے تو اردو کی ہمہ گیری کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے۔ ایک بھی بنگالی نہیں خواہ وہ بنگلہ کا دلدادہ ہی کیوں نہ ہو۔ جو اتنی سادی سی بات کو اچھی طرح نہیں سمجھتا۔ کہ پاکستان کی لنگوا فرنیکا اردو ہے اور اردو ہی رہے گی۔ خواہ حکومت بھی اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ سچ تو یہ ہے کہ اردو کے بڑے بڑے خیرخواہ بھی "اردو" کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر وہ سمجھتے ہوتے تو کبھی بھی بنگلہ اور اردو کے غلط تصور پر ہنگامہ آرائی نہ کرتے۔ چونکہ بنگالی بنگلہ سے محبت کرتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ اردو کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے اس سے بڑھ کر نادان کوئی نہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ بنگلہ کو اردو کا حریف سمجھ کر ہنگامہ آرائی کرنا خود ہی "اردو" کی سخت توہین کرنے کے مترادف ہے۔

اس لئے ہم "اردو" کے بہی خواہوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جتنی جلد ہوسکے۔ اس جھگڑے کو ختم کیجئے۔ اس سے اردو کی توہین ہو رہی ہے کیونکہ ایک بنگلہ کیا تمام صوبوں کی زبانیں بھی ساتھ سرکاری بنا دی جائیں "اردو" اردو ہی رہے گی اور سب پر بھاری۔

پاکستان تو کیا اردو بھارت میں نہیں مٹی جہاں اسکو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ برعظیم ہند کے ملاحوں نے ہی اردو کو دنیا کے کناروں تک نہیں پہنچایا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے مبلغین ایک طرف سیاہ فام افریقہ میں تو دوسری طرف سفید فام امریکہ میں اس کو پہنچا رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی بندر کوئی بڑا شہر نہیں جہاں اردو بولنے اور سمجھنے والے نہ ملتے ہوں۔ ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ "اردو" دنیا کی بڑی بڑی مروجہ عام زبانوں۔ انگریزی۔ عربی۔ فرانسیسی وغیرہ کی صف میں اپنا مقام بنا رہی ہے۔ اور آپ ہیں کہ اسکو بنگلہ کے مقابلہ میں کھڑا کر رہے ہیں۔ کیا یہ اردو کی صریح توہین نہیں ہے؟

جامعہ نصرت ربوہ

احباب کو معلوم ہے کہ جون ۱۹۵۱ء سے ربوہ میں لڑکیوں کی اعلےٰ تعلیم کے لئے کالج کھل چکا ہے۔ جس میں مروجہ تعلیم کے علاوہ اعلےٰ پیمانہ پر دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج میں فی الحال ایف۔ اے کی دونوں جماعتوں کا انتظام ہے میٹرک کے امتحانات ہوچکے ہیں۔ اور عنقریب نتائج نکلنے والے ہیں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے دس روز بعد کالج میں داخلہ شروع ہو جائے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو کالج میں داخل کرائیں۔ تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ دینی تعلیم اور اعلےٰ تربیت بھی حاصل کریں

(مریم صدیقہ ڈائریکٹرہ جامعہ نصرت)

مجلس مشاورت کے مہمانوں کی رہائش کا انتظام

مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو دوست ربوہ میں تشریف لائیں گے خواہ وہ نمائندہ ہوں یا وزیٹر۔ مردوں کے ٹھہرنے کا انتظام نئے مہمانخانہ متصل موٹر روڈ میں ہوگا۔ اور مستورات کے لئے نصرت گرلز ہائی سکول میں

(۲) امید ہے کہ دوست اپنے بستر ضرور ہمراہ لائیں گے۔ پہلے اعلانات کو بغور مطالعہ فرما لیا جائے اور ان میں مندرج ہدایات کے مطابق عمل فرمایا جائے۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کرام نوٹ فرمالیں کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اب خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے ہمارے مرکز پاکستان ربوہ میں منتقل ہوگیا ہے۔ اور ۱۵ اپریل ۵۲ء کو ربوہ میں ہی کھلے گا اس لئے احباب اپنے بچوں کو قبل از وقت بھجوا دیں۔ اور آئندہ سکول کے متعلق جملہ خط و کتابت ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر تحریر فرمائیں۔ (ہیڈ ماسٹر)

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۲ء

قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ...

علامہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف تصنیف "مفتاح دار السعادت" میں وہ اسباب گنوائے ہیں۔ جن کی وجہ سے مختلف طبقات و خیالات کے لوگ دعوت حق کو قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ جناب "محی الدین سلفی" نے "افادات امام ابن قیم" کے زیر عنوان تصنیف متذکرہ بالا کا کچھ حصہ ترجمہ کر کے روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۲ء کے صفحہ ۲ پر شائع کیا ہے۔ اس قسط میں کل آٹھ ایسے اسباب بیان ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے حق کی دعوت قبول نہیں کی جاتی۔

جو اسباب حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائے ہیں تقریباً ایسے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں نہایت وضاحت سے ہوا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں کا تجربہ اور مشاہدہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے صحابہ تابعین اور تبع تابعین کو بتدریج بالعموم سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ ان اسباب میں تیسرا سبب خاص کر ایسا ہے۔ جس کا زیادہ تر تعلق انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں کی ذات سے ہوتا ہے۔ یہ سبب ترجمہ میں حافظ صاحب کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

"تکبر اور حسد کی وجہ سے بھی وہ حق کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔ چنانچہ ابلیس نے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور یہ مرض شروع سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے الا ماشاء اللہ یہود وغیرہ بھی اسی وجہ سے ایمان نہ لائے۔ حالانکہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور اچھی طرح سے جانتے تھے کہ آپ سچے نبی ہیں۔

عبد اللہ بن ابی ابو جہل اور دوسرے مشرکین بھی اسی وجہ سے اسلام سے محروم رہے۔ کیونکہ ان کو آپکی صداقت میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ بلکہ تکبر اور حسد کی بناء پر ہی وہ کفر و شرک پر اڑے رہے۔"

جہاں تک تکبر اور حسد کے سبب کا تعلق ہے قرآن کریم میں ابلیس علیہ ما علیہ کی مثال Typical حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے انکار کی وجہ اساس تکبر اور حسد ہی تھے

اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ ۳۵)

اس نے یعنی ابلیس نے انکار کر دیا۔ اور استکبار کیا۔ اور وہ منکرین میں سے تھا۔ تکبر یعنی استکبار کے معنے ہیں اپنے آپ کو خاص کر داعی الی الحق اور اس کے پیرووں سے بڑا سمجھنا اب اپنے آپکو دوسروں سے بڑا سمجھنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں علم میں مال و دولت میں حسن و جمال میں عقل و فہم میں رسم و رواج میں عبادت میں نسل میں لیڈرشپ میں وغیرہ وغیرہ کبھی کسی میں ان میں سے بہت سی باتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی ایک ہی بات وجہ انکار بن جاتی ہے۔ ان سب میں سے اپنے علم و عقل کا زعم اکثر بڑی وجہ ہوتی ہے۔ منکر سمجھتا ہے۔ کہ وہ داعی الی الحق اور اس کے پیرووں سے زیادہ عالم اور زیادہ سمجھدار ہے۔ اور زیادہ عقل و فہم رکھتا ہے۔ شروع ہی میں قرآن کریم میں آتا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ۔ تو وہ کہتے ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح بے وقوف اور پست خیال لوگ ایمان لائے ہیں۔ جان لو کہ وہ خود بے وقوف اور پست خیال ہیں۔ مگر وہ اس بات کو نہیں جانتے۔

جیسا کہ اس آیہ کریمہ کے آخری الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہوتے تو وہ خود بے وقوف اور پست خیال ہیں مگر بزعم خود اپنے آپ کو بڑا عقیل اور فہیم سمجھتے ہیں بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ ایمان لانے والے ان کی نظروں میں سماتے ہی نہیں۔ یہ فریب نفس ہی ان کو صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بنا دیتا ہے۔ چونکہ اکثر متداول علوم میں انہیں کسی قدر دسترس ہوتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو علوم پر عبور رکھتے ہیں۔ ہمارے سامنے کسی کی مجال کیا ہے۔ کہ اگر ہم کو حق کی دعوت دے۔ ہم سے زیادہ حق کو کون سمجھ سکتا ہے۔ یہ شخص جو دعوے کر رہا ہے ہم سے زیادہ کیا جان سکتا ہے۔ ہم اس کو خوب جانتے ہیں۔ کیا یہ فلاں ہی نہیں ہے۔ جو کل تک ہماری بکریاں چرایا کرتا تھا۔ کیا یہ فلاں کا بیٹا نہیں ہے۔ کیا یہ فلاں کا رشتہ دار نہیں؟ کیا ہم اس کے ماں باپ اور بھائی بہنوں کو نہیں جانتے۔ آج یہ ہمیں بھی سکھانے نکلا ہے۔ اور ان لوگوں کو تو ذرا دیکھو جو اس کے فریب میں آ گئے۔ یہ ادنےٰ اور پست خیال لوگ جو ہمارے ہی غلام ہیں۔ سوسائٹی میں جن کا کوئی وقار نہیں جنہوں نے کبھی لکھا نہ پڑھا اور بنے پھرتے ہیں بڑے فیلسوف۔ اور حالت یہ ہے کہ

بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

الغرض علم اور عقل کا غرور ایک بہت بڑا پردہ ہے جو بعض منکرین کی آنکھوں پر پڑ جاتا ہے۔ جو ان کو حق کے قبول کرنے سے روکتا ہے قرآن کریم میں انسان کی اس عظیم کمزوری کو کئی کئی طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس مختصر مضمون میں تفصیلات بیان نہیں ہو سکتیں۔

اس زمانہ میں خود ہم نے اپنی آنکھوں سے اس حقیقت کا مشاہدہ کر لیا ہے جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے فرمایا اور دعوت الی الحق کا آغاز کیا تو آپ کی مخالفت میں جو لوگ پیش پیش رہے ہیں۔ وہ وہی ہیں جن کو اپنے علم و فہم پر بڑا ناز رہا۔ جو بزعم خود اپنے آپ کو ہمہ دان سمجھتے اور بحر العلوم خیال کرتے۔ ہم یہاں صرف ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اور آپ کے دوستوں نے کئی ایک جگہ اپنی تحریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپ کے پیرووں پر اسی قسم کے رکیک حملے فرمائے ہیں۔ جن سے ان کا غرور نفس استکبار اور پرلے درجہ کی رعونت ظاہر ہوتی ہے مودودی صاحب کا اکثر طریق یہ ہے کہ ع

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعوے ہے کہ آپ وہی الامام المھدی ہیں۔ جس کے آنے کی خبر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ مودودی صاحب نے اپنی کتاب "تجدید و احیائے دین" میں احتیاطاً یہ "من گھڑت" اصول پیش کیا ہے کہ "الامام المھدی" دعوے نہیں کرے گا۔ اس کے لئے آپ نے کوئی معقولی یا منقولی دلیل نہیں دی۔ مگر خیر ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح آپ ریاکارانہ طریق سے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر رکیک حملہ فرماتے ہیں۔ اپنے دعوے بے دلیل کے آخر میں فرماتے ہیں کہ

"اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں اور جو ان پر ایمان لاتے ہیں، میرے نزدیک دونو اپنے علم کی کمی اور اپنے ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں"۔

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۱۳۳)

اس کا مطلب یہی ہے کہ ہم بڑے عالم فاضل ہیں، ہم نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

البتہ جو ہمارے خود ساختہ اصول پر پورا نہ اترے وہ بے وقوف اور پست خیال ہے۔ کیا ان الفاظ میں انؤمن کما امن السفھاء کی شان نہیں جھلکتی۔

کیا یہ "اردو" کی توہین نہیں؟

"پاکستان کی لنگوا فرینکا اور سرکاری زبان بننے کا صرف اردو کو حق ہے۔ بنگلہ کو نہیں"۔

یہ الفاظ ہیں جو آجکل مغربی پاکستان کے طول و عرض میں گونج رہے ہیں۔ اس سے زیادہ غلط نعرہ تو شاید احراریوں نے بھی کبھی نہیں لگایا ہوگا۔ دنیا بھر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے۔ جس نے اردو کے مقابلہ میں بنگلہ کو پیش کیا ہو۔ پھر معلوم نہیں کہ ہمارے ادیبوں اور ہمارے سیاست دانوں کے کان میں کس نے کیا پھونک دیا ہے۔ کہ وہ بنگلہ پر اردو کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپے سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔ کہیں بابائے اردو مولوی عبد الحق صاحب ہیں کہ اردو کے حق میں بیان دے رہے ہیں۔ اور کہیں جلسے کئے جاتے ہیں۔ مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ اور کہیں قرار داد و پر قرار دادیں پاس ہو رہی ہیں۔ اردو یہ ہے اردو وہ ہے۔ اردو یہاں ہے اردو وہاں ہے۔ اور کوئی ہے کہ بنگلہ کے دعاوی پر تنقیدات کر رہا ہے۔ اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ بنگلہ کے دعاوی ہیں کیا۔

سوال یہ ہے کہ

"کیا بنگلہ نے کبھی اپنے آپ کو اردو کے مقابلہ پر پیش کیا ہے"۔

اگر کیا ہے تو پھر جو کچھ یہاں اردو کے نام پر ہنگامہ آرائی ہو رہی بالکل درست ہو رہی ہے۔ لیکن اگر بنگلہ نے کبھی ایسا دعوے کیا ہی نہیں تو پھر؟ حقیقت یہ ہے کہ بنگلہ نے کبھی یہ دعوے کیا ہی نہیں، کہ وہ "اردو" کے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ اگر کبھی کیا ہو تو دکھا دیجئے۔ اس کا دعوے تو صرف یہ ہے۔ کہ

صرف ایک صوبہ میں جس کے عوام مجھ سے محبت کرتے ہیں اردو کی بجائے نہیں بلکہ "اردو" کے ساتھ ساتھ مجھے بھی قبول کر لیجئے تو کیا ہرج ہے"۔

اب اس خواہش کو ذرا جذباتی کہنا تو بجا ہے مگر اسکو "فتنہ عظیم" کہنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کون پنجابی ہے جو صرف "وارث شاہ کی ہیر" کی خاطر پنجابی کی بڑھوتی کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار نہیں ہو گا۔ لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ پنجابی کو "اردو" کے مقابلہ میں لایا جا رہا ہے؟

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی روز افزوں ترقی

نومسلمین کی تعلیم و تربیت، قرآن مجید، نماز اور اردو زبان کے اسباق، مختلف سوسائٹیوں میں تقاریر

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے انچارج امریکن مشن

(۲)

حلقہ ڈیٹن

اس حلقہ کے انچارج برادرم چوہدری عبدالشکور الٰہی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حلقہ ڈیٹن میں شکاگو، انڈیانا پولس، کنساس سٹی، مسوری اور سینٹ لوئیس کی جماعتیں شامل ہیں۔

تعلیم و تربیت:۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے ہفتہ میں چار مجالس منعقد کی جاتی رہیں۔ ان مجالس میں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم، نماز اور سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رہا اور ایک مجلس میں اردو زبان پڑھائی جاتی رہی۔ ان مجالس کے علاوہ ہفتہ میں ایک بار بچوں کی مجلس ہوتی رہی۔ نماز جمعہ باقاعدہ ادا کی جاتی رہی جس میں احباب جماعت شامل ہوتے رہے۔

تبلیغ:۔ دفتر اور سینٹ لوئیس مسجد میں زائرین آتے رہے۔ جنہیں اسلام کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں اور لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔

چار ہزار سات سو کے قریب تبلیغی اشتہارات تیار کئے جو دستی اور بذریعہ ڈاک تقسیم کئے جاتے رہے۔

عام لوگوں اور طلباء (جو یہاں پادری بننے کے سکول میں تعلیم پا رہے ہیں) نے بذریعہ ٹیلیفون اور ڈاک معلومات حاصل کیں جو انہیں دی جاتی رہیں۔

تقاریر:۔ یہاں حبشی نسل کے لوگوں اور گوری نسل کے لوگوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ ہندوستان میں اچھوت اور برہمن کے درمیان ہے۔ گورے لوگ جن کے ہاتھ میں حکومت ہے حبشی النسل لوگوں سے بہت برا سلوک کرتے ہیں۔ دونوں قومیں ایک دوسرے سے بڑی نفرت کرتی ہیں۔ کالے لوگوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور کالے اور گورے کا امتیاز بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ سالوں میں سینٹ لوئیس میں بعض دفعہ اسی طرح فساد ہوتے رہے جس طرح کہ ہندوستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہوتا رہا۔

وقت کی نزاکت کے پیش نظر سینٹ لوئیس کے لیڈر (سیاسی اور مذہبی ہر دو) کالے اور گوروں کے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے لئے یہاں کئی ایک مجالس قائم کی گئی ہیں جو لیکچرز وغیرہ کا انتظام کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک مجلس کے زیر انتظام یہاں کالے لوگوں کے وائی ایم سی اے ہال میں ماہ جنوری ۱۹۵۲ء کے دوسرے اتوار کو ایک پبلک مناظرہ یا کانفرنس منعقد ہوئی۔ مناظرہ کا موضوع "مذہب اور مختلف نسلوں اور قوموں کے باہمی تعلقات" تھا۔

اس کانفرنس میں خاکسار کے علاوہ یہودی مذہب، کیتھولک چرچ، لوتھرن چرچ اور پراٹسٹنٹ فرقوں کے نمائندگان شامل ہوئے۔ یہودی مذہب کا نمائندہ اور عیسائی مذہبوں کے نمائندگان سینٹ لوئیس شہر کے لیڈروں اور چوٹی کی ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کو قومی شہرت حاصل ہے یہ سب کے سب گوری نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور سامعین قریباً سو فیصدی کالی نسل سے تعلق رکھنے والے تھے۔

یہودی پادری اور عیسائی پادریوں نے اپنی تقاریر میں بیان کیا کہ باہمی اتفاق بہت اچھا ہے اور ہم سب کو مل جل کر رہنا چاہیئے۔ ہمیں ایک دوسرے سے چھوت چھات نہیں کرنی چاہیئے۔ کالے اور گوروں میں چھوت چھات خدائی منشاء کے خلاف ہے۔ اس سلسلہ میں عیسائی پادریوں نے انجیل کا بھی حوالہ دیا۔ اور کہا کہ چھوت چھات خدائی کلام (یعنی بائیبل) کے خلاف ہے اور جو کوئی کالے لوگوں کو حقیر سمجھتا ہے اور ان سے چھوت کا سلوک کرتا ہے وہ عیسائی نہیں ہے۔

سب مقررین کے بعد خاکسار کو تقریر کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے شروع کرنے سے پہلے عیسائی پادریوں سے سوال کیا کہ ہم امریکہ کی تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ جب اس ملک میں غلاموں کی آزادی کی تحریک شروع ہوئی تو اس وقت اس تحریک کے سب سے پہلے اور سخت مخالف چرچ یعنی عیسائیت (جس میں کیتھولک، لوتھرن اور دیگر تمام عیسائی فرقے بھی شامل ہیں) تھی۔ کیونکہ گرجا یا چرچ کے پاس کثیر التعداد یا غالباً سب سے زیادہ تعداد میں غلام تھے۔ اس وقت عیسائیت کے راہنما اپنی دھواں دھار تقاریر میں کہتے تھے کہ غلاموں کی آزادی کی تحریک عیسائی منشاء کے خلاف ہے۔ وہ بائیبل کے حوالجات دے کر کہتے تھے کہ گوری نسل کے لوگ حبشی لوگوں سے اعلیٰ ہیں اور حبشی لوگ خدا نے (نعوذ باللہ) گورے لوگوں کی غلامی اور خدمت کے لئے پیدا کئے ہیں اور جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے وہ عیسائی نہیں۔ اس کے علاوہ خاکسار نے ان فرقوں کے پادریوں سے دریافت کیا کہ ایک وقت تھا کہ جبکہ اس ملک کے لوگوں کی کثرت غلامی کے حق میں تھی تو اس وقت عیسائیت اور بائیبل کا فتویٰ غلامی کے حق میں تھا اور اب جبکہ وقت تبدیل ہو چکا ہے۔ عیسائیت کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ آزاد طبائع غلامی کے خلاف بغاوت کر رہی ہیں اور کمیونزم کی وبا عیسائیوں کو کھائے جا رہی ہے تو عیسائیت غلامی کے خلاف فتویٰ دے رہی ہے۔ خاکسار نے پادریوں سے دریافت کیا کہ اس تضاد کے پیش نظر کیا عیسائیت کو weather cock اس وقت کہنا بجا نہ ہوگا؟ پادریوں سے اس سوال کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ ہم اب حالات کو درست کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک کامیاب تقریر کی۔

مندرجہ بالا تقریب کے علاوہ ایک تقریر یہاں کے ایک گورے لوگوں کے کلب کے سامنے کی۔ تقریر کے بعد کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ جو نہایت کامیاب اور دلچسپ تھا۔

متفرق

رخصت:۔ خاکسار ۹ دسمبر ۱۹۵۱ء سے ۸ جنوری ۱۹۵۲ء تک ایک ماہ کی رخصت پر تھا۔ یہ رخصت کلیولینڈ میں گذاری۔ سہ ماہی مذکور میں خاکسار نے ٹیلرنگ کی تعلیم کا ایک کورس مکمل کیا۔ اور رخصت کے دوران میں جماعت کلیولینڈ کی تربیت میں حصہ لیا۔

حلقہ نیویارک

اس حلقہ کے انچارج برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب رقم فرماتے ہیں۔

جیسا کہ پہلی کئی ایک رپورٹوں میں ذکر ہوتا رہا ہے حلقہ نیویارک میں اس ملک کی شمال مشرقی سٹیٹس میں واقعہ جماعتیں شامل ہیں۔ تبلیغ کے سلسلہ میں دورے اور جماعتوں کے قیام کے ساتھ نومسلموں کی تربیت زیادہ سے زیادہ توجہ کی مستحق ہے اور اسی کو زیادہ وقت دیا جاتا ہے۔ تبلیغ و تربیت کے ساتھ باقی امور جن میں سے بعض انہی دو میں سے کسی کی شاخ ہوتے ہیں۔ مثلاً مالی قربانی وغیرہ کو بھی ضروری وقت دیا جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممبران جماعت کی اخلاص میں ترقی کے ساتھ جماعتی تنظیم بھی مضبوط ہو رہی ہے۔ دعا کی تحریک کی غرض سے کام کی مختصر کیفیت بعض عنوانوں کے ساتھ درج ہے۔

دورے:۔ حلقہ کی جماعتوں بالٹی مور، کیمڈن کے دو تین بار خود بھی دورے کئے اور نیویارک شہر کی جماعت کے ممبران سے بھی کروائے۔ ان دوروں میں میرے ساتھ جانے والے ممبران اور جن جماعتوں میں ہم گئے کی تقویت ایمان میں بفضلہ تعالیٰ ممد ہوئے۔ حلقہ کے علاوہ خاکسار باقی ملک کے تین مبلغین کی معیت میں ڈیٹرائیٹ، کلیولینڈ، ینگس ٹاؤن، پٹسبرگ گیا ان مقامات پر جلسے و ملاقاتیں ہوئیں۔ انفرادی طور پر بھی خاکسار کو تین دفعہ واشنگٹن اور ایک دفعہ پٹسبرگ، ہارورڈ و کلیولینڈ جانے کا موقعہ ملا۔ ہر مقام پر تبلیغی و دیگر فوائد حاصل کرنے کی کوشش رہی۔ نیویارک شہر کے نزدیک کے قصبات میں جہاں ابھی جماعتیں نہیں ہیں دو دفعہ سروے کے ارادہ سے گیا۔

تبلیغ و اشاعت:۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے تقریریں، تقسیم ٹریکٹ و پمفلٹ، انفرادی ملاقاتوں کا انتظام، دوسروں کو دعوت، غیر مسلموں کے جلسوں میں جا کر تعارف اور ریسٹورنٹ اور ہوسٹلوں و دیگر پبلک قیامگاہوں میں جا کر سعید روحوں کی تلاش کے ذرائع استعمال کئے گئے۔ نیویارک شہر میں پچیس کے قریب تقریروں کا انتظام کیا گیا۔ بالٹی مور میں پانچ اور کیمڈن میں تین تقریریں ہوئیں۔ ینگس ٹاؤن میں پبلک جلسہ کا مقامی جماعت کی طرف سے انتظام ہوا۔ جس میں خاکسار کو بھی شمولیت کا موقعہ ملا۔ ان سب شہروں میں تین ہزار کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے اور متعدد پمفلٹ و کتب فروخت کی گئیں۔ نیویارک شہر میں ایک مکمل دن ممبران کی اکثریت نے تبلیغ میں صرف کیا۔ کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کے سلسلہ نیویارک شہر کے مختلف پبلشروں سے ملاقاتوں کا انتظام کیا۔ بعض نے ریویو کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک کتب فروش نے ہماری تمام انگریزی کتب کا اپنی فہرست کتب میں اشتہار دیا۔ بالٹی مور یونیورسٹی اور نیویارک کی دو یونیورسٹیوں کے طلبہ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اغیار کی متعدد مجالس میں خود اور دوسرے ممبران تبلیغ کے لئے گئے اس مجلس میں جو نیویارک کے ایک بہت بڑے گرجا کے زیر انتظام تھی اور اس میں ٹائم میگزین کا ایڈیٹر اسلام پر تقریر کر رہا تھا شمولیت کی گئی۔ اس مقرر نے اسلام کے "مزعومہ تلوار" سے پھیلنے، مذہب و سیاست کے اکٹھا ہونے، قرآنی ترتیب مضامین جس کو وہ نہیں سمجھ سکا لیکن کوئی مثال نہ دی) کے اعتراض دہرائے اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور پاکستان میں اسلامی آئین کی تدوین کا ذکر کہ پاکستان میں ایک اندھے کر اسلام کے الفاظ کو تو باقی رکھ رہے ہیں لیکن ان کا استعمال ایسا کرتے ہیں کہ مغربی جمہوریت کے مشابہ ہو سکیں۔

خاکسار کے سوالات پر اسلامی تعلیم کے نقص کی تو کوئی مثال نہ دی لیکن مسلمانوں کے متعلق اپنے پاکستانی ریپورٹر کا حوالہ دے کر کہا کہ کئی بڑے بڑے سیاست دان ہم مغربی لوگوں کو شراب پیش کرتے ہیں

اور آپ نے اس فعل کو بھی اسلامی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیم کے متعلق اس نے آخر پر اپنی کم علمی کا اقرار کیا۔

ایک اور رسالہ کے ایڈیٹر سے مل کر اپنی کتب کے اشتہار کی کوشش کی۔ ایک لائبریری میں قرآن کریم انگریزی رکھوایا گیا۔ اور دو سری میں کچھ اور کتب بھی رکھوائیں۔ تین دعوتوں کو تبلیغ کا ذریعہ بنایا۔ ان کے علاوہ متعدد لوگوں سے ہمارے مشن سنٹر اور دیگر مقامات پر ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک دوست ایک ماہ کی تحقیق کے بعد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ سے مزید نیک ثمرات کی دعا ہے۔

تربیت:۔ اس غرض کے لئے بعض جماعتوں کی اس عرصہ میں چھٹیس اور بعض کی کم میٹنگز کروائی گئیں۔ عموماً ان میٹنگز کے ہفتہ میں تین بار کروانے کا ہمارا دستور ہے اور ان میں اسباق نماز۔ قاعدہ یسرنا القرآن۔ قرآن کریم اور ایک کتاب کے درس کا انتظام رہا۔ اس کے علاوہ ممبران نے تعلیم اسلام کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں

جماعتی تنظیم کے لئے ہر مشن میں عہدیداران مقرر ہیں۔ اور ان کی علیحدہ اور جماعت کے ساتھ میٹنگز کروائی گئیں۔ جن میں مختلف انتظامی امور زیر بحث لائے گئے۔ کمزور ممبروں کی اصلاح اور دیگر قابل اعتراض رویہ رکھنے والوں کو زیر بحث لایا گیا۔ اور خود ممبران نے ان کی اصلاح کی سفارشات کیں بے کاری کو دور کرنے کی کوشش اور دنیوی تعلیم میں ترقی کی ترغیب جاری رہی۔ چنانچہ ہمارے تین ممبران اس ترغیب کے نتیجہ میں کالج جا رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ معیاری کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ تالیف قلوب کے لئے مختلف ممبران کے گھروں میں گیا اور بعض کے خانگی معاملات سلجھانے میں مدد کی۔ آپس کے تعلقات بڑھانے کے لئے کئی ایک نے ایک دوسرے کی دعوتیں کیں۔ نماز جمعہ نیویارک میں بفضلہ تعالےٰ باقاعدہ ادا ہوتی رہی اور نماز فجر کا بھی روزانہ انتظام رہا۔ جس میں دور دور کے ممبران شمولیت کے لئے آتے رہے۔ حلقہ سے باہر دوروں پر اس حلقہ کے مبلغین سے تعاون رہا۔ لجنہ اماء اللہ و خدام الاحمدیہ کے اجلاس بھی باقاعدہ رہے۔

چندہ جات:۔ چندہ عام بفضلہ تعالےٰ باقاعدہ رہا اور ممبران کی اکثریت شرح کے ساتھ ادا کرتی رہی۔ تحریک جدید کے مطالبات تفصیل سے ان کئے گئے۔ اور اس میں مالی وعدہ جات اخلاص کے ساتھ ادا ہوئے۔ جن احباب کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بقایا تھا وہ بھی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں اور نئے سال کی ادائیگی بھی شروع ہو گئی ہے۔ ان ہر دو چندوں کے علاوہ مقامی مشن سینٹر کا کرایہ اور اس مرکز کو چلانے کے اخراجات ہنگامی چندوں سے ادا کئے گئے۔

تعارف:۔ پاکستان۔ انڈیا۔ عربی ممالک سے آمدہ دوستوں سے ملنے کے مواقع میسر آئے۔ ان کی ضروریات میں تعاون پیش کیا گیا۔ پاکستان و انڈیا کے سفارتخانوں و قونصلخانوں کے افسران سے ملنے کا موقعہ ملا۔ ایسے ہی یونائیٹڈ نیشنز کے بعض کارکنان سے بھی ملاقات ہوئی

تقاریب:۔ اس عرصہ میں برادرم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب تین چار دفعہ واشنگٹن سے نیویارک آئے۔ ان مواقع سے ممبران نیویارک نے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ چوہدری خلیل احمد صاحب کے علاوہ مکرم مولوی عبدالقادر ضیغم صاحب بھی ایک دفعہ تشریف لائے۔ اور ایک دعوت طعام میں رونق کا موجب ہوئے۔ مکرم سید عبدالرحمان صاحب اور ان کا صاحبزادہ لطیف الرحمن پاکستان جاتے ہوئے ایک دن ٹھہرے۔ ان سب احباب کی حسب توفیق تواضع کی گئی۔ جنوری کے آخر پر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر وزارت سپلائی پاکستان کینیڈا جاتے ہوئے نیویارک چند روز ٹھہرے۔ ان کے اعزاز میں نیویارک مشن کی طرف سے ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بعض غیر مسلموں نے بھی شرکت کی۔ مکرم چوہدری صاحب کی مجلس سے نومسلموں نے کئی سبق سیکھے۔ خصوصاً ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا واقعہ ازدیاد ایمان کا باعث ہوا کہ ممبران جماعت کو ایک صحابی کی صحبت نصیب ہوئی۔

متفرق۔ امریکہ مشن کی بجٹ کمیٹی کی میٹنگ میں شمولیت کے سلسلہ میں کلولینڈ جانے کا موقعہ ملا۔ نیویارک شہر جہاں مبلغ کی رہائش کا ابھی تک ... مستقل انتظام نہیں عارضی انتظام کیا جاتا رہا۔ پاکستان سے آنیوالے اور جانیوالے طلبہ و دیگر احباب کے استقبال یا الوداع کا موقعہ ملا۔ اسلامی ملکوں کے حالات کے متعلق خصوصاً کشمیر وغیرہ جہاں جھگڑے زیادہ ہیں، کی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ایسے ہی احمدی و غیر احمدی دوستوں کی امریکہ کے متعلق معاملات کی فرمائشوں کو خدمت خلق کے ماتحت پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت سے نوازے۔

(آمین)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں

مشرقی پاکستان کی انجمن احمدیہ کی مساعی

(۱۵) پندرہ روزہ سرکلر

۱۔ گزشتہ سرکلر کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں سے بارہ بیعتوں کی خبر موصول ہوئی ہے:۔

الف۔ فقیر محمد یعقوب صاحب کی وساطت سے درگارام پور میں آٹھ بیعتیں ہوئیں۔

ب۔ تاردوا جماعت کی طرف سے تین بیعتیں وصول ہوئیں

ج۔ نارائن گنج جماعت کی طرف سے ایک بیعت موصول ہوئی

۲۔ ماہ رواں کی آٹھ اور نو تاریخ کو تاردو انجمن احمدیہ کا سالانہ جلسہ کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ باہر سے جناب صوبائی امیر صاحب۔ ڈھاکہ سے مولانا ظل الرحمن صاحب گائی باندھا سے مولوی عبدالسبحان صاحب وغیرہم بہت سے پرانے احمدی احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد کم از کم پانچسو تھی جس میں سے ایک تہائی حصہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب پر مشتمل تھا۔ جلسہ میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مقامی انجمن کی طرف سے کھانے اور رہائش کا بہت اچھا انتظام تھا اسی جلسہ میں مندرجہ بالا بیعت کنندگان میں سے آٹھ افراد نے بیعت کی (۳) چٹاگانگ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام اچھا ہو رہا ہے۔ گزشتہ ۳ اور ۱۰ مارچ کو لجنہ کے دو ہفتہ واری اجلاس ہوئے۔ اکثر احمدی مستورات ان میں شریک ہوئیں۔ ان میں سے بعض کو چار چار میل دور سے آنا پڑا۔ مستورات کو احمدیت کا مقصد اس کی غرض تربیت اولاد کے عنوانات پر تقاریر سنائی گئیں۔ مستورات کو سیکھنے سکھانے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کے جلسوں میں نماز باجماعت، تربیت اطفال نیز خدمت خلق کے متعلق تقاریر کی گئیں (۴) طغرل اور شمشیر نامی پاکستان کے دو جنگی جہازوں کے چٹاگانگ آنے پر مولوی عبدالرزاق صاحب ایم اے کی معیت میں سید اعجاز احمد صاحب نے جہاز میں جا کر ملاحوں کو تبلیغ کی۔ احباب سنکر خوش ہوں گے کہ شمشیر نامی جہاز میں سات احمدی نوجوان کام کرتے ہیں۔

رنگپور سے خبر ملی ہے کہ بعض مخالفین نے احمدیت کے متعلق ایک جلسہ میں جھوٹی باتیں بیان کیں اور جاہل لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس مخالفت کے رحمت میں تبدیل ہونے کے لئے دعا کریں۔

۶۔ بعض شریر النفس لوگوں نے الفولیہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی ڈاکٹر محمد عالم صاحب کا مکان جلا دیا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کے اس ظاہری نقصان کی اپنے فضل سے بہتر تلافی فرمائے۔ نیز مخالفین کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

۷۔ احباب یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ دیدگارامپور میں صوفی چاند میاں صاحب کو پریذیڈنٹ اور عبدالخالق صاحب کو سیکرٹری مقرر کرتے ہوئے ایک نئی انجمن کا قیام کیا گیا ہے۔ الحمد للہ

۸۔ ماہ فروری میں نارائن گنج کی مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران نے دو میل دور کے ایک غریب اور معمر احمدی کے گھر کی بانس کی دیوار خود بنا دی ہے نیز پانچ جگہوں پر پنجگانہ نمازوں کے باجماعت پڑھنے کا انتظام کر کے پانچ خدام کو ان کی نگرانی سپرد کی گئی ہے

۹۔ گھاٹورا (برہمن بڑیہ) جماعت کی مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران نے تبلیغ پر خاص زور دیا ہے گزشتہ دو ماہ میں انہوں نے قریباً پچاس آدمیوں کو تبلیغ کی۔ علاوہ ازیں وہ خدمت خلق بھی کر رہے ہیں۔ ان کا کام بہت قابل تعریف ہے۔ نیز دوسری جماعتوں کے لئے قابل تقلید

(عبدالصمد خان چوہدری ڈھاکہ)

جامعہ نصرت ربوہ کیلئے لیکچرار کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ میں ایف اے کی طالبات کو انگریزی تاریخ اور جغرافیہ پڑھانے کے لئے لیڈی لیکچرار کی ضرورت ہے۔ خواہشمند بہنیں مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار مریم صدیقہ ڈائریکٹریس

جامعہ نصرت ربوہ

ضلع ہائے پنجاب کے امرائے جماعت کا اجلاس

"امرائے ضلع ہائے پنجاب کا اجلاس مورخہ ۱۳ اپریل ۵۲ء بروز اتوار بوقت ۶ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا۔ براہ مہربانی امراء صاحبان اہتمام سے اس میں شرکت فرمائیں"

(عبدالحق صوبائی امیر جماعت احمدیہ پنجاب)

جامعۃ المبشرین ربوہ

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

قسط دوم

آخر میں نمونہ کے طور پر مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کی قیمتی رائے کا مختصر سا اقتباس درج کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جامعۃ المبشرین کے نصاب کے سلسلہ میں بھجوائی تھی۔ تاکہ احباب اندازہ کر سکیں۔ کہ ہماری تعلیمی اور تبلیغی ضروریات کیا ہیں۔ اور ان کے بارے میں ہمیں کن لائنوں پر اور کن سانچوں کے ساتھ سوچنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"آج کل کتابیں اتنی بے شمار ہیں۔ اور علوم اس قدر زیادہ ہیں۔ کہ ہر ایک چیز کا ایک ایک لفظ پڑھانا محدود وقت میں ہو ہی نہیں سکتا۔ مثلاً فی زمانہ میڈیکل علوم اس قدر ترقی کر گئے ہیں۔ کہ اب ان کا پانچ ساڑھے پانچ سال میں مکمل کرانا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس کا حل عرصہ تعلیم کو بڑھانے سے نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ طریق تعلیم کو بدلنے سے کیا جا رہا ہے۔ طریق تعلیم یہ ہے۔ کہ اہم اور اصولی باتوں کو ذہن نشین کرا دیا جائے۔ باقی کے لئے طالب علم کو سکھا دیا جائے۔ کہ وہ خود ان کے متعلق مطالعہ کرے اور انہیں خود متعلقہ کتابوں سے اخذ کرے۔ اس کے لئے کتابوں کا استعمال یعنی کتابوں سے مضامین اخذ کرنے کا فن اسے سکھایا جائے۔ ... علم سکھانے کی اتنی ضرورت نہیں جتنی علم اخذ کرنے کے طریقے سکھانے کی ہے۔ علم کے مسائل کا علم علم سے زیادہ ضروری ہے اس سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اور دماغ میں آزادی اور ایجاد کی قوت اور تحقیق کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔

جامعۃ المبشرین کا بیشتر نصاب مشترک ہو لیکن اس کا کچھ حصہ ایسا ضرور ہو جس میں طلباء کو اختیار ہو۔ کہ وہ جو مضمون یا جو مجموعہ مضامین چاہیں لے سکیں اس کے لئے ایک فہرست مضامین تیار کی جائے۔ جس میں طلبہ کے مخصوص مذاق کو مدنظر رکھا جائے۔ ہر ایسے مضمون کی پڑھائی اسلامی ضروریات اور اسلامی نقطہ نظر سے ہو علی الخصوص ان مضامین میں جو فلسفیانہ بحثیں ہوتی ہیں۔ ان کو لیا جائے۔ اور ان بحثوں کا اسلامی حل طلبہ کو بتایا جائے۔ یا اس کا حل نکالنے کا ملکہ ان میں پیدا کیا جائے۔ ..... مثلاً فلسفہ یا نفسیات یا علم سیاست یا اقتصادیات یا علم تاریخ ہے۔ ان تمام علوم میں کچھ بحثیں ہوتی ہیں جو مستقل قسم کی ہوتی ہیں۔ ان بحثوں کا مستقل طور پر ان علوم میں ہوتا بتاتا ہے۔ کہ ان کا حل ابھی نہیں ملا۔ ان بحثوں کا تعلق کسی نہ کسی رنگ میں اسلامی تعلیمات سے بھی ہوتا ہے۔ تاریخ کا فلسفہ بیان ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو کوئی تاریخ عالم کی کنجی جغرافیائی حالات میں تلاش کرتا ہے۔ کوئی کسی اور چیز میں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر انقلاب حقیقی میں تاریخ عالم کا فلسفہ قرآن شریف کے نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اور علوم کے مسائل ہیں جن کا اسلامی حل پیش کیا جانا ضروری ہے۔

زمانہ حال میں اسلامی تحریکوں کی تاریخوں کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔ نئی زمانہ تعلیم یافتہ مسلمان اسلام کی سیاسی طاقت کو بحال ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے مختلف اسلامی ممالک سے جو تحریکیں پیدا ہوئیں۔ اچھے اچھے نیک نیت لوگوں نے ان میں حصہ لیا۔ لیکن وہ اپنے کام میں فیل ہوئے۔ ان لوگوں اور ان کی تحریکوں کے حالات کو علمی فوائد کے ماتحت جمع کرنا پھر ان کے قلبی محرکات کا جائزہ لینا اور ان کی ناکامی کے موجبات پر تبصرہ کرنا ہمارے علماء اور مبلغین کا کام ہے۔

اسلام کے غلبہ کے زمانہ میں جو علمی ترقی ہوئی اس کی تاریخ کو مرتب کروایا جائے۔ نہ صرف تاریخ کو بلکہ اس وقت کے علماء کے اخلاقی حالات اور ان کی سیرتوں کو بھی مرتب کروایا جائے۔ اب مسلمانوں کو خدا پھر ترقی دینا چاہتا ہے۔ اور اب انہیں احساس ہو رہا ہے کہ قدیم مسلمان علماء اور محققین کے طرز عمل پر وہ اپنے علمی مشاغل کو ڈھالیں۔ اسلئے مسلمان محققین کے شخصی حالات کو بیان کرنا بھی ضروری ہے۔

جدید یورپین اور ایشیائی زبانیں بھی سکھائی جائیں۔ زبانوں کا علم تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔

تحقیقی مضامین کے لئے اعلیٰ درجہ کی لائبریری کا ہونی از بس ضروری ہے۔ اس میں عربی انگریزی سب قسم کی کتابیں دوست دشمن کی تصانیف اور اپنے علماء و طلباء کے تحقیقی مضامین محفوظ رکھوائے جائیں۔ لائبریری میں سٹاف ایسا ہو جو محققین کے لکھنے پر حوالہ جات اور بعض مضامین کا خلاصہ نکال کر پیش کرتا رہے۔

اس زمانے نے جو سوالات پیدا کئے ہیں وہ انگریزی عربی دونوں قسم کے علوم سے واقفیت چاہتے ہیں۔ لیکن دونوں قسم کے علوم کا مقام الگ الگ ہے مختصراً میں یہ کہوں گا۔ کہ زمانے کے سوالات تو یورپین علوم میں ملتے ہیں۔ لیکن جوابات عربی علوم میں۔ اس لئے دونوں قسم کے علوم سے واقفیت کی ضرورت ہے۔

بہر حال یورپین علوم کے پیدا کردہ سوالات کا اخذ کرنا اور ان کو بیان کرنا خود علمی نظر اور اچھا خاصہ مطالعہ چاہتا ہے۔ مجھے کئی دفعہ خیال آیا۔ کہ ہمارے انگریزی دان احباب اس کام کو تقسیم کر کے ایک حد تک مکمل کر دیں۔ پھر موقعہ پا کر حضور سے ان سوالوں کے متعلق استفادہ کر کے ان کے جوابات نوٹسوں کی شکل میں محفوظ کئے جائیں۔ اور محققین کی رہنمائی کے لئے شائع کر دیئے جائیں۔ غرض ایک بہت بڑا کام ایسے سوالوں کا مرتب کرنا ہے۔ ..... ہر علم کا ایک حصہ خالص علمی اور ایک حصہ نظریاتی یا فلسفیانہ ہوتا ہے۔ مسائل اس دوسرے حصے سے پیدا ہوتے ہیں .... اس لئے ہمارے نوجوانوں کو یورپین علوم کے نظریاتی اور فلسفیانہ حصے کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ سوالات کی فہرست بناتے وقت ہر سوال کے بڑے بڑے جوابات جو یورپین علماء نے دیئے ہیں۔ وہ مرتب کئے جائیں۔ پھر اسلامی جواب لکھے جائیں۔ سہولت کے لئے ترتیب کا ایک نقشہ دیا جاتا ہے۔

نام علم۔ سوال پیدا شدہ۔ جوابات یورپین علماء
جوابات اسلامی

علوم

فلسفہ طبعیات۔ فلسفہ حیاتیات۔ فلسفہ تاریخ فلسفہ سیاسیات۔ فلسفہ اقتصادیات۔ فلسفہ اور اس کی مختلف شاخیں مثلاً نفسیات۔ اخلاقیات مابعد الطبعیات۔ الٰہیات۔ فلسفہ تعلیمات وغیرہ

پتہ درکار ہے

جو دوست مندرجہ ذیل اصحاب کے ایڈریس کا علم رکھتے ہوں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(۱) حکیم عبدالغفار صاحب جراح ولد حاجی غلام رسول صاحب کوچہ ککلیتیاں امرتسر وصیت ۳۷۰۶
(۲) ڈاکٹر صوفی محمد سرفراز خان صاحب سرکلر گرانڈ ریبج روڈ کلکتہ وصیت ۲۰۰۶
(۳) قاضی منظور احمد صاحب ولد زین العابدین صاحب وصیت ۳۷۸۳
(۴) احمد بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عبداللہ صاحب وصیت ۳۰۴۷
(۵) بابو جلال الدین صاحب ولد میاں پیر دین صاحب وصیت ۲۵۷۳
(۶) پیر محمد شریف صاحب ہاشمی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ وصیت ۶۲۳۱
(۷) احمد بخش صاحب ولد خدا بخش صاحب چاہ نوروالہ ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان وصیت ۵۲۷۴
(۸) شیخ عبدالحق صاحب ولد عطا محمد صاحب سب ڈویژنل آفیسر ٹیلیفون لائن کراچی وصیت ۲۱۲۲
(۹) مولوی نظام الدین صاحب ولد اللہ داد صاحب چک ۲۵ سرگودھا وصیت ۳۲۹۰
(۱۰) چوہدری کریم بخش صاحب منہاس ولد الٰہی بخش صاحب وصیت ۳۹۲۲

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

قابل توجہ موصیان!

جن موصی صاحبان کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے۔ اُن کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ قاعدہ ۹۰ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کے ذمہ وصیت کا چندہ چھ ماہ سے زیادہ ہو۔ اُن کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ اس لئے بقایا دار احباب یا وصیت منسوخ ہونے سے پہلے پہلے کوئی معین قسط مقرر کر لیں۔ یا معین عرصہ کے لئے اپنے حالات معذوری کو ظاہر کر کے مہلت حاصل کر لیں۔ ورنہ مجبوراً ۶ ماہ سے زیادہ بقایا داران کی وصایا منسوخ کر دی جائے گی۔ پھر اُن کو افسوس نہ ہو۔ اگر وصیت منسوخ ہو گئی۔ تو پھر آپ سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائیگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اگر بقایا ادا نہیں کر سکتے۔ تو خود لکھ کر وصیت منسوخ کرا لیں۔ کہ آپ خلاف ورزی عہد کے ملزم نہ بنیں۔ اور چندہ نہ لئے جانے کی سزا سے بھی بچ جائیں۔ کیونکہ ایک عہد کر کے اُس کو پورا نہ کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان ضروری

ریزولیوشن ۶۳ ۵۱/۳/۱۸ میں صدر انجمن نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ہر موصی کو اس کی اصل آمدی سال گذشتہ معلوم کرنے کے لئے فارم بھیجا جائے۔ اور ایک نقل امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو بھیجی جائے۔ تاکہ وہ موصی سے فارم پُر کر کر ارسال فرمائیں۔ اور اگر ایک ماہ کے اندر اندر جواب نہ آئے۔ تو دوبارہ موصی کو یہ فارم بذریعہ رجسٹری بھیجا جائے۔ اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کو اطلاع دی جائے۔ کہ فلاں موصی کو فارم برائے درستی آمد بھیجا گیا تھا۔ مگر وہ فارم پُر ہو کر نہیں آیا۔ اب دوبارہ فارم بذریعہ رجسٹری موصی کو بھجوایا گیا ہے۔ آپ ان سے فارم پُر کروا کر جلد ارسال کرا دیں۔ اگر پھر بھی ایک ماہ کے اندر فارم پُر ہو کر نہ آئے۔ تو موصی کو بقایا دار تسلیم کرتے ہوئے اس کی وصیت منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے۔ اس قاعدہ کے مطابق ہر موصی کو سبجیکٹ فارم بھیجے گئے ہیں۔ بعض عدم پتہ ہو کر واپس آ گئے ہیں۔ پس جن حضرات کو یہ فارم نہ ملا ہو۔ وہ اپنا صحیح پتہ جلد از جلد تحریر فرمائیں۔ تاکہ ان کو یہ فارم بھیجا جائے۔ اور جن کے فارم وصول ہو گئے ہیں۔ ان

کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جن احباب کے ذمہ بقایا ہو۔ وہ اپنا بقایا ۵۲-۱۹-۳ تک بالکل صاف فرماویں تاکہ حساب صاف ہو جائے۔ اور یہ بقایا آگے نہ چلے۔ صدر انجمن احمدیہ کا سال ۵۲-۴-۳۰ کو ختم ہوگا۔ سرموصی کو چاہیئے کہ روپیہ ایسے وقت میں ارسال فرمائیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ۵۲-۴-۳۰ تک پہنچ سکے۔ کیونکہ ۵۲-۵-۱ کی وصول شدہ رقم اگلے سال میں شمار ہوگی: سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ (ربوہ)

درخواست دعا

میرے محترم دوست میر احمد صاحب اکبری منڈی کی ہمشیرہ بیگم عبد الرحمٰن صاحب بعارضہ بلڈ پریشر سخت تکلیف میں ہیں۔ براہِ کرم اصحابہ اکرام دردمندانہ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الحی از لاہور

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز پورا کرنے والے احباب

جو دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ اور دیگر بقایا داران احباب کو جلد اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والے احباب کا بقایا آئندہ پرچہ

چوہدری عبد الحق صاحب بینڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ ۴۰/-/-
کیپٹن سید سعید احمد صاحب الف الف رائفلز ۷۵/-/-
ملک پیار محمد صاحب ننگلہ گھیڑوالہ ضلع ملتان ۶/-/-
چوہدری احمد علی خان چک ۵۵۶-۵۴۳ ضلع ملتان ۲۱۵/-/-
میر اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت داہوالی ضلع گوجرانوالہ ۱۲/-
کیپٹن عصمت اللہ خان مرحوم دو ہڑی سندھ ۸۰۰/-/-
مسٹر عبد السلام صاحب ڈیرہ غازیخان ۲/-/-
شیخ عبد الحق صاحب منڈی بورے والا ضلع ملتان ۳۵/-
چوہدری علی محمد صاحب سابق ننگل جھال جہول۔ رحیم یار خان ۵/-
چوہدری قدرت اللہ عبد اللطیف۔ محمد یوسف غلام محمد۔ حشمت اللہ۔ محمد شفیع صاحبان چک ۳۸ سرگودھا ۹/-
چوہدری عطا الٰہی صاحب رکھ جنڈانوالہ ضلع لائل پور ۴۰/-
چوہدری صدیق احمد صاحب رکھ جنڈانوالہ ضلع لائل پور ۳۴/-

چوہدری محمد اسحاق صاحب رکھ جنڈانوالہ ضلع لائل پور ۳۸/-
" محمد صادق صاحب " " " ۸/-
" منیر احمد صاحب " " " ۱۳/۵/-
" شریف احمد صاحب " " " ۳۲/-
محترمہ نذیرہ بی بی صاحبہ۔ زینب بی بی صاحبہ۔ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ ناجرہ بیگم صاحبہ۔ ہدایت بی بی صاحبہ۔ عزیزہ بیگم صاحبہ۔ زینب بی بی صاحبہ۔ حنیفہ بیگم صاحبہ۔ حمیدہ بیگم صاحبہ رکھ جنڈانوالہ ۱۲/-
چوہدری نواب دین صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۱۸/-
ملک مظفر احمد صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ۵/-
احمد الدین صاحب مع اہلیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۲۶/-
نور بیگم صاحبہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۱۰/-
چوہدری محمد خان صاحب پنڈی داد پور ضلع شیخوپورہ ۱۳۰/-
مستری محمد حسین صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ ۱۰/-
ملک محمد جمال صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ۴/-

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی ناصر احمد صاحب نے محکمانہ امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ آمین (۲) میرا لڑکا عبد القادر دو ماہ سے بیمار ہے۔ علاج سے کوئی افاقہ نہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میں خود بھی بعض دینی اور دنیاوی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ میرے واسطے بھی دعا فرماویں۔ خاکسار ملک غلام نبی مہاجر از ڈسکہ۔ (۳) میں اپنے تمام خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔ رشتہ دار بہت تکلیف دیتے ہیں۔ میری مالی حالت بھی بہت کمزور ہے۔ احباب اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرماویں۔ حکیم سعد اللہ خان سوکالوی مہاجر گورداسپوری حال چوہڑ کانہ گاؤں۔ (۴) میرے بھائی کیپٹن عبد العزیز اسسٹنٹ ڈائرکٹر نے ایک محکمانہ اپیل کی ہے۔ لہٰذا ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ نیز یہ بھی دعا کی جائے۔ کہ یہ ابتلاء ان کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کا پیش خیمہ ہو۔ میاں چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات۔ (۵) بابو فتح محمد صاحب شرما کراچی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں جلد مبدل بہ راحت کر دے۔ نیز عزیز منور احمد اور میرا بھانجہ مجید احمد بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب شفا عاجلہ اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ ڈاکٹر صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ۔ (۶) میں ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اس میں باعزت بریت عطا فرمائے۔ اور اعداء کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد شفیع کلرک دفتر ریکارڈ ۱۵ پنجاب رجمنٹ سیالکوٹ۔ (۷) میری بیوی بڑی تشویشناک حالت میں ہے۔ ان کو داخل ہسپتال کر دیا گیا ہے۔ دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین محمد سلیمان انچارج پولیس وائرلیس منٹگمری۔ (۸) بندہ امسال ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے [illegible] کے لئے دعا فرمائیں۔ محمود احمد سیکنڈ ایر متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ (۹) میرے بڑے [illegible] صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد محمد احمدی ڈکاندار کرنڈی ریاست خیر پور سندھ۔ (۱۰) ہمارے گاؤں کی احمدیہ مسجد پر غیر احمدی قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب معاملہ تحصیلدار صاحب کے پاس ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو ناکام کرے۔ محمد انور صدر جماعت احمدیہ کھنڈ و ڈاکخانہ واہ ضلع لاڑکانہ سندھ (۱۱) میں لیہ سے تبدیل ہو کر ریلیونگ سٹیشن ماسٹر ہو کر ملتان جا رہا ہوں۔ اور سیکنڈ گریڈ میں ترقی پر جا رہا ہوں۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے تکالیف سے بچائے۔ اور خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے۔ نیز میرے بچے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد منصف خاں ریلیونگ سٹیشن ماسٹر ملتان حال لیہ۔ (۱۲) ۱۴ اپریل بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے لئے دعا فرماویں۔ محمد ابراہیم بھامڑی مولوی فاضل مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

دعائے مغفرت:۔ میرے خالو محترم میرزا یعقوب بیگ صاحب ۵۲-۳-۲۳ کو ٹانگا (افریقہ) میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ٹانگا میں جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ تھے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم انہیں جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور خود بھی ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین میرزا الطاف الرحمٰن ربوہ

طونس کے "بے" کو سلامتی کونسل میں بلانے کا امکان

نیویارک ۸ اپریل۔ اس بات کی ذاتی طور پر شہادت دینے کے لئے کہ حکومت فرانس طیونس کے "بے" پر سیاسی دباؤ ڈال رہی ہے۔ پاکستان کی طرف سے انہیں سلامتی کونسل میں آنے کی دعوت دینے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے محمد اسد بڑی سرگرمی کے ساتھ اقوام متحدہ کے مندوبین اور طونس کے نمائندوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھ رہے ہیں۔ جمعہ کے روز پروفیسر بخاری کی تقریر کا خبر یہ اشاعت ہوئی اور امریکی اخبارات نے اس پر موافق تبصرے کئے۔

طیونس کی حمایت میں کے حلقوں میں بھی زبردست کوششیں جاری ہیں۔ مگر روسی بلاک سے ابھی تک غالباً کوئی بات چیت نہیں کی گئی۔ تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ بلاک کی صورت حالات بنظر غائر جائزہ لے رہا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرے گا۔ اگر سلامتی کونسل میں بحث نہ ہوگی تو کہا جائے گا کہ درحقیقت نیٹو اثرات سلب توجہات کی آواز کو دبا رہے ہیں اور اگر طیونس کی شکایت پوری طرح سن لی گئی تو اسے مغربی دباؤ کی مثالی قرار دے کر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔

فرانسیسی نظریہ ہے کہ طیونس اور شمالی افریقہ کے دیگر علاقوں میں منظم تشدد کا اندیشہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ (اسٹار)

پاکستانی کھلاڑی ہاشم خان نے برطانوی ٹائیٹل پھر جیت لیا

لنڈن ۱۸ اپریل گذشتہ رات لینڈون کلب میں مصر کے کھلاڑی محمود کریم کو ۵-۹، ۷-۹ اور ۰-۹ پوائنٹ پر شکست دے کر ہاشم خان نے "برطانوی اوپن سکوئیش چیمپئن شپ" پھر جیت لیا۔ مصر کے کھلاڑی محمود خان کا کھیل بھی قابل تعریف تھا۔ لیکن فائنل میچ میں ہاشم خان نے اسے شکست دے دی۔ (اسٹار)

سٹالین اور کرشن ملاقات پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا

نئی دہلی ۸ اپریل۔ ہندوستانی وزارت خارجہ نے ماسکو میں مارشل سٹالن اور بھارتی سفیر ڈاکٹر رادھا کرشن کی ملاقات پر اس سے زیادہ کچھ بتانے پر رضامندی کا اظہار نہیں کیا۔ جو کچھ کہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے سرکاری طور پر صرف اسی قدر بیان کیا گیا ہے کہ ملاقات نصف گھنٹہ جاری رہی۔ جس میں داخلی اور بین الاقوامی مسائل پر بات چیت کی گئی۔ خیال ہے کہ ملاقات کی تفصیلی رپورٹ ڈاکٹر کرشن اپنے ہمراہ لائیں گے۔ آپ ۱۲ اپریل کو بھارت پہنچ رہے ہیں۔

سرکاری طور پر اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ پنڈت نہرو کو ماسکو کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

اخبارات کی قیاس آرائیوں کے مطابق مارشل سٹالن بین الاقوامی مسائل کا جو حل اس ملاقات میں پیش کیا ہے وہ بظاہر خوش آئند تصور کیا جا رہا ہے۔

آج بھارت میں امریکی سفیر مسٹر باؤلز اور قائم مقام برطانوی کمشنر مسٹر گارنر ہندوستانی دفتر خارجہ گئے۔ (نوائے وقت ۹ اپریل ۱۹۵۲ء)

قائداعظم کا انگریز سوانح نگار

راولپنڈی ۸ اپریل۔ حضرت قائداعظم کے برطانوی سوانح نگار ایم بولیتھو غالباً آج یہاں وارد ہو رہے ہیں۔ موصوف یہاں تین روز ٹھہریں گے اور اس دوران میں آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد بھی جائیں گے۔

انبالہ ۷ اپریل۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا تمام ارکان اسمبلی اپنے حلقہ کے باشندوں سے رابطہ قائم رکھیں مجھے یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ بعض ممبر اکثر اوقات اپنی پالیسی بدلتے رہتے ہیں۔ جب تک میں موجود ہوں اپنی پالیسی پر چلوں گا جسے میں بہتر سمجھتا ہوں۔

کوریا میں عارضی صلح کی امید

نیویارک ۸ اپریل۔ باور کیا جاتا ہے کہ جنگی قیدیوں کے تبادلے کے مسئلہ کا حل تلاش کر لیا گیا ہے اس لئے اس ماہ کوریا میں صلح ہو جانے کی امیدوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

چین میں وبائی امراض کی سنگین صورت حال مقامی طور پر خوراک کی شدید قلت اور جنگ کے باعث اقتصادی مشکلات کی وجہ سے امید بڑھ رہی ہے کہ اب چین بھی سمجھوتے پر رضامند ہو جائے گا۔ تاہم گذشتہ مایوسیوں کی بنا پر مجبوراً محتاط رہنا پڑتا ہے اور امریکی حلقے زیادہ احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ (ڈان)

صحرائی ٹڈی دل کا پاکستان کو خطرہ

لنڈن ۸ اپریل (ریڈیو سے) صحرائی ٹڈی دل کی آمد سے پاکستان اور ہندوستان کو بہت خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ لنڈن کے انسداد ٹڈی دل کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے۔ اس انتباہ میں کہا گیا ہے کہ اپریل اور مئی کے مہینوں میں صحرائے عرب میں ٹڈیوں کی بہت بڑی تعداد نمودار ہو گئی ہے۔ پھر یہ ٹڈی دل مشرق وسطےٰ کی طرف حملہ آور ہوگا۔ اس خطرہ کے فوری اثرات عراق ایران ترکیہ، اردن، اسرائیل اور مصر پر ہوں گے۔ لیکن اندیشہ ہے کہ یہ خطرہ پاکستان اور ہندوستان کو بھی لاحق ہو سکتا ہے۔

جرمنی کے راستے پاکستان تک ہوائی سروس

لندن۔ (بذریعہ ریڈیو) برطانیہ کی تاریخ میں پہلی بار اس مہینے سول ایسوسی ایشن کی طرف سے جرمنی کے راستے ہوائی سروس جاری کی گئی ہے۔ یہ سروس بی او اے سی کی طرف سے شروع کی گئی ہے۔ جو پاکستان ہندوستان سے ہوتی ہوئی جاپان تک ہوگی۔ یہ ہوائی سفر لندن سے شروع ہو کر ٹوکیو پر ختم ہوگا۔ راستہ میں جہاز فرانکفرٹ، روم، مصر، بصرہ، کراچی، کلکتہ، رنگون، بنکاک، اور ہانگ کانگ کے مقامات پر ٹھہریگا۔ مسافر فرانکفورٹ سے پاکستان، ہندوستان، ہانگ کانگ اور ٹوکیو تک سفر کریں گے۔

ہر بدھ کو دس بجے رات لندن سے جہاز روانہ ہوگا۔ دو بجے رات (لوکل ٹائم) فرانکفورٹ پہنچیگا اور جمعرات کو علی الصبح ساڑھے تین بجے کے قریب (لوکل ٹائم) کراچی پہنچیگا۔ اور بالآخر سات بجے شام اتوار کے روز ٹوکیو اترے گا۔

واپسی سفر کے لئے ہر پیر کے روز ۱۱ بجے رات یہ جہاز ٹوکیو سے روانہ ہوا کریں گے اور بدھ کے روز صبح سات بجے کراچی پہنچیں گے۔ یہاں دو گھنٹے کے وقفے کے بعد وہ فرانکفورٹ کے لئے روانہ ہونگے صبح ۶ بجے جمعرات کو وہاں اتریں گے۔ اور اسی روز ۸ بجے صبح لندن کے ہوائی مستقر پر جا پہنچیں گے

جاپان کی صنعت پارچہ بافی

ٹوکیو ۸ اپریل۔ کپڑے کی تجارت میں کمی کے باعث کارخانہ داروں نے جو پلان مرتب کئے ہیں۔ ان کے تحت بہت سے کارکنوں کو تعطیلات گزارنے کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ اور اکثر کو مستعفی ہو جانے کے لئے کہہ دیا جائے گا۔

سوتی کپڑے کی پیداوار میں ۵۰ فی صد کمی کی وجہ سے زائد کارخانوں کو اونی اور مصنوعی ریشوں کے کارخانوں میں کام پر لگانے کی کوشش کی جائیگی حکومت اسبات کے حق میں ہے کہ سوت اور کپڑے کے ذخیروں کا انتظام کرنے کے لئے ایک مدامی کارپوریشن قائم کر دی جائے۔ اسکے علاوہ دھاتی کھانوں لوہے اور فولاد اور کیمیکلز کی صنعتوں کی پیداوار بھی کم ہونے لگی ہے۔ ابتداء میں جو امید تھی۔ کہ سال کے دوسرے حصے میں کاروبار بہتر ہو جائیگا۔ وہ اب ترک کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

برطانوی وزیر خارجہ فی الحال مشرق وسطی نہیں جا رہے

لندن ۸ اپریل۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انتھنی ایڈن فی الحال مشرق وسطیٰ کے دورہ پر نہیں جا رہے ہے۔ دمشق کی ایک اطلاع میں توقع ظاہر کی گئی تھی کہ مسٹر ایڈن جلد ہی مشرق وسطیٰ جانیوالے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اگر اینگلو مصری مذاکرات میں خاطر خواہ ترقی ہوئی۔ اور ضروری محسوس کیا گیا تو مسٹر انتھنی ایڈن بذات خود ایک برطانی وفد کی قیادت کے لئے مصر جانے کی بابت غور کریں گے۔ لیکن یورپ میں مسٹر ایڈن کی بیحد مصروفیات کے علاوہ ابھی تو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ مصر کی صورت حال ان کے فوراً وہاں جانے کی متقاضی ہے۔ (اسٹار)

طلاقوں کی روک تھام کی نئی ترکیب

ہیگ ۸ اپریل۔ طلاقوں کی بھرمار کو روکنے کی غرض سے ہالینڈ کی پارلیمنٹ نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے۔ کہ طلاق کی درخواست دینے والے جوڑوں کو ایسا کرنے سے پہلے ایک جج سے ملنا ہوگا۔ جو مصالحت کرانے کی کوشش کرے گا۔ یہ جج مصالحت کی کوشش کے لئے تین سے چھ ماہ تک مقدمے ملتوی رکھ سکیں گے۔

گذشتہ سال یہاں دس ہزار میں سے ۳۵ جوڑوں نے طلاقیں حاصل کیں۔ ایک صدی قبل صرف دس ہزار میں سے ۲۵ جوڑوں نے طلاقیں حاصل کیں۔ ایک صدی قبل صرف دس ہزار میں ایک طلاق ہوتی تھی۔ (اسٹار)

ایٹمی جہازوں کی تعمیر

لندن ۸ اپریل۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک ایٹمی قوت والے بحری انجن کی تعمیر پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعض حصے بن بھی چکے ہیں۔

لیکن مزید ترقی ان امریکی سائنسدانوں کے تجربات کی کامیابی پر منحصر ہے جو اسی خطوط پر کام کر رہے ہیں (اسٹار)